134438 ـ بیوی کو طلاق سے خوفزدہ کرنا چاہتا ہے تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی یا نہیں

سوال

میں اپنی بیوی کو ایك طلاق دے کر خوفزدہ کرنا چاہتا ہوں، میں نے بہت سے حل تلاش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کئی برسوں کے بعد اس حل کے سوا کوئی اور حل نہیں پا سکا کیا یہ طلاق ہو جائیگی یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جس نے اپنی بیوی کو صریح الفاظ کے ساتھ طلاق دی اور اسے کہا: تجھے طلاق، یا تومطلقہ ہے، تو اسے فورا طلاق ہو جائیگی، چاہے اس سے اس کا بیوی کو خوفزدہ کرنے کا ارادہ ہو یا دھمکی اور مزاق کرنے کا؛ کیونکہ طلاق کے صریح الفاظ نیت کے محتاج نہیں ہوتے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" طلاق صریح نیت کی محتاج نہیں، بلکہ وہ بغیر قصد و ارادہ کے بھی واقع ہو جاتی ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں... چاہے اس سے خاوند مزاق کر رہا ہو یا پھر حقیقی طور پر کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تین اشیاء کی حقیقت بھی حقیقت اور مذاق بھی حقیقت ہے: نکاح اور طلاق اور رجوع "

اسے ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے، اور ترمذی نے اسے حسن کہا ہے، ابن منذر کہتے ہیں: جن اہل علم سے ہم نے علم حاصل کیا ان سب کا اس پر اجماع ہے کہ طلاق کی حقیقت یا مذاق دونوں برابر ہیں " انتہی

دوم:

مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو طلاق جیسے الفاظ سے محفوظ رکھے؛کیونکہ طلاق کا معاملہ اتنا آسان نہیں جتنا سمجھا جاتا ہے، اور اس صورت سے معاملات کا علاج ممکن نہیں ہے، بلکہ چاہیے کہ بیوی کو اللہ کا خوف دلایا جائے، اور عورت کا اپنے خاوند کی مخالفت کرنا اور ان امور میں خاوند کی اطاعت نہ کرنا جن میں اللہ نے اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے یہ کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے.

اور يہ كس طرح نہ ہو حالانكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اگر ميں كسى كو حكم ديتا كہ وہ كسى كے ليے سجدہ كرے تو ميں عورت كو حكم ديتا كہ وہ اپنے خاوند كو سجدہ كيا كرے "

سنن ترمذى حديث نمبر (1159) علامہ البانى رحمہ اللہ نے اسى صحيح قرار ديا ہے.

ميرے سائل بھائى آپ كو يہ نصيحت ہے كہ آپ اپنى بيوى سے كيسٹ اور ايسے پمفلٹ كے ذريعہ رابطہ ركھيں جو خاوند اور بيوى كے مابين معاشرت كا علاج كرتى ہوں، اور اس كے ساتھ وعظ و نصيحت بھى ہو، اور اگر اس كى حالت نہ سدھرے اور درست نہ ہو تو آپ اس كو بستر ميں عليحدہ كر ديں، اور اگر اس سے بھى فائدہ نہ ہو تو پھر اسے اتنا ماريں كہ اسے زخمى نہ كرے اور ہڈى وغيرہ نہ توڑے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور جن عورتوں كى نافرمانى اور بد دماغى كا تمہيں خوف ہو انہيں نصيحت كرو، اور انہيں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہيں مار كى سزا دو پھراگر وہ تابعدارى كريں تو ان پر كوئى راستہ تلاش نہ كرو، بےشك اللہ تعالى بڑى بلندى اور بڑائى والا ہے النساء (34).

شيخ سعدى رحمہ اللہ اس كى تفسير ميں كہتے ہيں:

" اور جن عورتوں كى نافرمانى اور بد دماغى كا آپ كو خوف ہو " يعنى وہ اپنے خاوند كى اطاعت نہ كريں، كہ قولى اور فعلى نافرمانى كريں، تو انہيں آسان سے آسان طريقہ سے ادب سكھايا جائے.

" تو انہيں وعظ و نصيحت كرو "

يعنى خاوند كى اطاعت اور اس كى نافرمانى ميں ان كے سامنے اللہ كا حكم بيان كرو، اور انہيں اطاعت كرنے كى ترغيب دلاؤ اور نافرمانى سے ڈراؤ، اگر تو وہ باز آ جائے تو يہى مطلوب ہے، وگرنہ پھر خاوند اسے بستر ميں عليحدہ چھوڑ دے، كہ اس سے اتنى مقدار ميں مجامعت و مضاجعت نہ كرے جس سے مطلوب حاصل ہو جائے، اور اگر اس سے بھى فائدہ نہ ہو تو پھر اسے مارے ليكن وہ مار شديد نہ ہو كہ زخمى ہى كر دے، اور اگر ان امور ميں سے كسى ايك كے ساتھ ہى مقصد حاصل ہو جائے اور تمہارى اطاعت كرنے لگيں تو:

" ان پر تم كوئى راستہ تلاش مت كرو "

يعنى جو تم چاہتے تھے وہ حاصل ہوگيا ہے لہذا اب انہيں پچھلے امور پر ڈانٹ ڈپٹ كرنے سے رك جاؤ، اور ان كى

عیب جوئی مت کرو جس کا ذکر نقصاندہ ہو سکتا ہے، اور اس کے باعث شر و برائی حاصل ہوگی " انتہی

اور ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یقینا اللہ تعالی بڑی بلندی والا اور بڑائی والا ہے "

یہ مردوں کو دھمکایا جا رہا ہے کہ اگر وہ عورتوں پر بغیر کسی سبب کے زیادتی کریں گے تو پھر اللہ سبحانہ و تعالی علی و کبیر ہے، اور وہ ان سے ان عورتوں پرظلم کرنے کا انتقام ضرور لے گا " انتہی

خلاصہ یہ ہوا کہ:

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ طلاق کے معاملہ میں جلد بازی سے کام مت لیں، کیونکہ ہو سکتا ہے اس عورت کو طلاق ہو جائے اور پھر اس کی حالت سدھر ہی نہ سکے، اور اسے دوسری طلاق ہو جائے اور پھر تیسری طلاق اور اس طرح وہ آپ کے عقد سے ہی نکل جائے اور آپ ندامت کا اظہار کرتے پھریں جبکہ اس وقت نادم ہونے کا کوئی فائدہ ہی نہ ہو.

واللہ اعلم .